بغیر حج کئے حج کا ثواب

(صفحات: 21)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

بغیر حج کئے حج کا ثواب

دُعائے عطّار: یاربِّ مصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”بغیر حج کئے حج کا ثواب“ پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مدنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے ماں باپ اور بال بچّوں سمیت ہر سال مَبرور حج اور مقبول حاضریِ مدینہ سے مُشرَّف فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: فرض حج کرو، بے شک اِس کا اَجر بیس غَزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اِس کے برابر ہے۔
(فردوس الاخبار، 1/ 339، حدیث: 2484)

ہر بَرس حج کروں، گِردِ کعبہ پِھروں یا شَہِ محترم، تاجدارِ حرم
تیرے عطّار کا، ہے یہ اَرماں شہا نکلے طیبہ میں دَم، تاجدارِ حرم
(وسائلِ بخشش، ص 247، 248)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بغیر حَج کئے حاجی

حضرتِ رَبیع بن سُلَیمان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہم دو بھائی ایک قافلے کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئے، جب ”کوفہ“ پہنچے تو میں کچھ خریدنے کے لئے بازار کی طرف نکلا، راہ میں یہ عجیب مَنظر دیکھا کہ ایک وِیران سی جگہ پر ایک مُردہ جانور پڑا تھا اور ایک نہایت غریب خاتون چاقو سے اُس کے گوشت کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر ایک ٹوکری میں رکھ رہی تھی۔ میں نے خیال کیا کہ یہ مُردار گوشت لئے جا رہی ہے اِس پر خاموش نہیں رہنا چاہئے، ممکن ہے کہ

یہ کوئی باوَرچَن ہو کہ یہی پکا کر لوگوں کو کِھلا دے، میں چُپکے سے اُس کے پیچھے ہو لیا۔ وہ عورت ایک مکان پر آ کر رُکی اور دَروازہ کھٹکھٹایا، اَندر سے آواز آئی: کون؟ اُس نے کہا: کھولو! میں ہی بدحال ہوں۔ دَروازہ کُھلا اور اُس میں سے چار لڑکیاں آئیں جن سے خَستہ حالی اور مُصِیبت کے آثار ظاہِر ہو رہے تھے۔ اُس عورت نے اندر جا کر وہ ٹوکری اُن لڑکیوں کے سامنے رکھ دی اور روتے ہوئے کہا: ''اِس کو پکالو اور اللہ پاک کا شُکْر ادا کرو، اللہ پاک کا اپنے بندوں پر اِختیار ہے، لوگوں کے دِل اُسی کے قبضے میں ہیں۔'' وہ لڑکیاں اُس گوشت کو کاٹ کاٹ کر آگ پر بُھوننے لگیں۔ مجھے بڑا دِلی اَفسوس ہوا، میں نے باہَر سے آواز دی: ''اے اللہ کی بندی! خدا کے لئے اِس کو نہ کھانا۔'' وہ بولی: تُو کون ہے؟ میں نے کہا: میں ایک مسافر ہوں۔ وہ بولی: ہم خود ہی مقدّر کے قَیدی ہیں، تین سال سے ہمارا کوئی پوچھنے والا نہیں، اَب تُو ہم سے کیا چاہتا ہے؟ میں نے کہا: غیر مسلموں کے ایک فِرقے (آگ کی پوجا کرنے والوں) کے سِوا کسی مَذہب میں مُردار کا کھانا جائز نہیں۔ وہ بولی: ''ہم خاندانِ نُبُوَّت کے شریف (یعنی سیّد) ہیں، اِن لڑکیوں کا باپ بڑا نیک آدَمی تھا وہ اپنے ہی جیسوں سے اِن کا نکاح کرنا چاہتا تھا، اِس کی نوبت نہ آئی اور اُس کا اِنتِقال ہو گیا۔ جو وِراثَت (یعنی جائیداد) اُس نے چھوڑی، وہ خَتم ہو گئی، ہمیں معلوم ہے کہ مُردار کھانا جائز نہیں لیکن حالتِ اِضطِرار (یعنی جان جانے کے اندیشے) میں جائز ہو جاتا ہے اور ہمارا چار دِن کا فاقہ ہے۔

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! یہاں بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 373 پر موجود یہ 2 مسئلے بھی یاد رکھیے: مسئلہ 1: اِضطرار کی حالت میں یعنی جبکہ جان جانے کا اندیشہ ہے، اگر حلال چیز کھانے کے لیے نہیں مِلتی تو حرام چیز یا مُردار یا دوسرے کی چیز کھا کر اپنی جان بچائے اور ان چیزوں کے کھا لینے پر اس صورت میں مُؤاخذہ (یعنی بروزِ قیامت پُوچھ گُچھ) نہیں، بلکہ نہ کھا کر مَر جانے میں مُؤاخذہ ہے اگرچِہ پَرائی چیز کھانے میں تاوان دینا ہو گا۔ مسئلہ 2: پیاس سے

ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے، تو کسی چیز کو پی کر اپنے کو ہلاکت سے بچانا فرض ہے۔ پانی نہیں ہے اور شراب موجود ہے اور معلوم ہے کہ اِس کے پی لینے میں جان بچ جائے گی، تو اتنی پی لے جس سے یہ اندیشہ جاتا رہے۔ (بہارِ شریعت، 3/ 373، حصہ:16)

(حضرت رَبیع بن سُلَیمان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:) خاندانِ سادات کے دَردناک حالات سُن کر مجھے رونا آگیا اور میں انتہائی بے چینی کے ساتھ وہاں سے واپس ہوا۔ میں نے بھائی کے پاس آکر کہا کہ میرا اِرادہ حج کا نہیں ہے۔ اُس نے مجھے بہت سمجھایا اور حج کے فضائل بتائے کہ حاجی ایسی حالت میں لوٹتا ہے کہ اُس پر کوئی گناہ نہیں رَہتا وغیرہ وغیرہ۔ مگر بھائی کے اِصرار کے باوجود میں نے اپنے کپڑے، اِحرام کی چادریں اور جو سامان میرے ساتھ تھا جس میں چھ سو دِرہم نَقد بھی تھے سب لے کر چل دیا، بازار سے 100 دِرہم کا آٹا اور 100 دِرہم کا کپڑا خریدا اور باقی 400 دِرہم آٹے میں چُھپا دیئے اور ساداتِ کرام کے گھر پہنچا اور سب سامان کپڑے اور آٹا وغیرہ اُن کو پیش کر دیا۔ اُس عورت نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور اِس طرح دُعا دی: "اے اِبنِ سُلَیمان! اللہ پاک تیرے اَگلے پچھلے سب گناہ مُعاف کرے اور تجھے حج کا ثواب اور اپنی جنّت میں جگہ عطا فرمائے اور اِس کا ایسا بدلہ عطا کرے جو تجھ پر بھی ظاہِر ہو جائے۔" سب سے بڑی لڑکی نے دُعا دی: "اللہ پاک تیرا اَجر دُگنا (یعنی ڈَبل) کرے اور تیرے گناہ مُعاف فرمائے۔" دوسری نے اِس طرح دُعا دی: "اللہ پاک تجھے اِس سے بہت زِیادہ عطا فرمائے جتنا تُو نے ہمیں دیا۔" تیسری نے دُعا دیتے ہوئے کہا: "اللہ پاک ہمارے نانا جان رَحمتِ عالَمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ تیرا حَشر کرے۔" چوتھی جو سب سے چھوٹی تھی اُس نے یوں دُعا دی: "اے اللہ پاک! جس نے ہم پر اِحسان کیا تو اس کا نِعمَ الْبَدَل (یعنی اچھا بدلہ) اس کو جلدی عطا کر اور اس کے اَگلے پچھلے گناہ مُعاف فرما۔" حُجّاج کا قافلہ

روانہ ہوگیا اور میں اُس کی واپسی کے اِنتِظار میں کوفے ہی میں مجبوراً پڑا رہا۔ یہاں تک کہ حاجیوں کی واپسی شروع ہوگئی جُوں ہی حُجّاج کا ایک قافلہ میری آنکھوں کے سامنے آیا، اپنی حج کی سعادت سے محرومی پر میرے آنسو نکل آئے۔ میں اُن سے دُعائیں لینے کیلئے آگے بڑھا، جب اُن سے ملاقات کر کے میں نے کہا: " اللہ پاک آپ حضرات کا حج قبول فرمائے اور آپ کے اَخراجات کا بہترین بَدَل عطا فرمائے۔" اُن میں سے ایک حاجی نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ دُعا کیسی؟ میں نے کہا: " ایسے غمزدہ شخص کی دُعا جو دروازے تک پہنچ کر حاضِری سے مَحروم رہ گیا"، وہ کہنے لگا: بڑے تعجُّب کی بات ہے کہ آپ وہاں جانے سے انکار کرتے ہیں! کیا آپ ہمارے ساتھ عَرَفات کے میدان میں نہیں تھے؟ کیا آپ نے ہمارے ساتھ شیطان کو کنکریاں نہیں ماری تھیں؟ اور کیا آپ نے ہمارے ساتھ طواف نہیں کئے؟ میں اپنے دِل میں سوچنے لگا کہ یقیناً یہ اللہ پاک کا خصوصی لُطف وکَرَم ہے۔ اِتنے میں میرے شہر کے حاجیوں کا قافلہ بھی آپہنچا۔ میں نے اُن سے بھی کہا کہ " اللہ پاک آپ خوش نصیبوں کی کوشش قبول فرمائے اور آپ کا حج قَبول کرے۔" وہ بھی حیران ہوکر کہنے لگے: آپ کو کیا ہوگیا ہے! یہ اَجنَبِیَّت کیسی؟ کیا آپ عَرَفات میں ہمارے ساتھ نہ تھے؟ کیا ہم نے مِل جُل کر رَمیِ جَمَرات نہیں کی تھی (یعنی شیطان کو کنکریاں نہیں ماری تھیں)؟ اُن میں سے ایک حاجی صاحِب آگے بڑھے اور میرے قریب آکر کہنے لگے کہ بھائی! اَنجان کیوں بنتے ہیں؟ ہم مکّے مدینے میں اِکٹھے ہی تو تھے! یہ دیکھئے! جب ہم روضۂ رسول کی زِیارت کر کے بابِ جبرئیل سے باہَر آرہے تھے تو اُس وَقت بھیڑ کی وجہ سے آپ نے یہ تھیلی مجھے بَطورِ اَمانت دی تھی جس کی مُہر پر لکھا ہوا ہے: مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ یعنی "جو ہم سے مُعامَلہ کرتا ہے نَفع پاتا ہے۔" یہ لیجئے اپنی تھیلی! حضرتِ رَبیع رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ

خدا کی قسم! میں نے اُس تھیلی کو اِس سے پہلے کبھی دیکھا بھی نہ تھا، خیر میں نے تھیلی لے لی۔ عشا کی نَماز پڑھ کر اپنا وظیفہ پورا کیا اور لیٹ گیا اور سوچتا رہا کہ آخِر قِصّہ کیا ہے! اِسی دوران مجھے نیند نے گھیر لیا، میری ظاہری آنکھ تو کیا بند ہوئی دِل کی آنکھ کُھل گئی، اَلحمدُ لِلّٰہ! میں خواب میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیدار سے شَرفیاب ہُوا، میں نے اپنے مکّی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ بابرَکت میں سلام عرض کیا اور مبارک قدموں کو چوما۔ شاہِ خیرُ الْاَنام صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مُسکراتے ہوئے سلام کا جواب دیا اور اِرشاد فرمایا: ”اے رَبیع! ہم کتنے گواہ قائم کریں اور تم ہو کہ قبول ہی نہیں کرتے، سُنو! بات یہ ہے کہ جب تم نے اُس خاتون پر جو میری اَولاد میں سے تھی، اِحسان کیا اور اپنا زادِ راہ (یعنی مال) اِیثار کرکے اپنا حج مُلتوِی (یعنی Postpone) کر دیا تو میں نے اللہ پاک سے دُعا کی کہ وہ اِس کا نعمَ البَدَل تمہیں عطا فرمائے تو اللہ پاک نے ایک فِرِشتہ تمہاری شکل کا پیدا فرمایا اور حکم دیا کہ وہ قِیامت تک ہر سال تمہاری طرف سے حج کیا کرے نیز دُنیا میں تمہیں یہ بدلہ دیا کہ 600 دِرہم کے بدلے 600 دینار (سونے کی اشرفیاں) عطا فرمائے، تم اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھو۔“ اللہ پاک کے آخِری رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پھر تھیلی کی مُہر پر لکھے ہوئے مبارَک اَلفاظ ارشاد فرمائے: ”مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ“ یعنی جو ہم سے مُعامَلہ کرتا ہے نَفع پاتا ہے، حضرت رَبیع رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں سو کر اُٹھا اور اُس تھیلی کو کھولا تو اُس میں 600 سونے کی اَشرفیاں تھیں۔ (رشفۃ الصادی، ص 253) اللہ رَبُّ العزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

تیرے قدموں کا تَبرُّک یَدِ بَیضائے کلیم تیرے ہاتھوں کا دِیا فَضلِ مَسیحائی ہے

(ذوقِ نعت، ص 251)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! کئی "عازِمینِ حج" اِس سال سفرِ حج کیلئے بے تاب ہیں مگر حالات نَجانے کیا پیغام دیتے ہیں؟ کئی زائرین نے سفرِ حج کے اخراجات جمع کروادیئے ہیں اور خوش نصیبوں کے نام بھی قُرعہ اندازی میں آچکے بلکہ فلائٹس کی تاریخیں بھی آ گئیں مگر معلوم نہیں کہ اِس سال کس خوش نصیب کا حجِ بیتُ اللہ اور زیارتِ مدینہ کا حَسِین خواب پورا ہوتا ہے کیونکہ زندگی کا کچھ پتا نہیں۔ اللہ پاک ہم سب پر اپنا خُصوصی فَضل و کرم فرمائے، بار بار حج و عمرے کی سعادتیں نصیب فرمائے اور بِالآخِر سَبز سَبز گُنبد کے سائے میں جلوۂ محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت، جنّت البقیع میں مَدفن اور جنّتُ الفِردوس میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

زمانہ حج کا ہے جَلوہ دیا ہے شاہدِ گُل کو　　　الٰہی طاقتِ پَرواز دے پَرہائے بُلبُل کو

(حدائقِ بخشش، ص 122)

شرحِ کلامِ رضا: یا اللہ پاک! حج کا زمانہ آگیا ہے اور تیرے پیارے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جَلوہ مبارک ظاہر ہوگیا ہے، اے میرے مولا! مجھے سعادت دے کہ میں تیرے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربارِ کرم بار میں حاضر ہو سکوں۔

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! مختلف روایات میں کئی ایسے "نیک اعمال" کا بیان ہے جن کے کرنے والے کو اللہ پاک کی رَحمت سے "حج کا ثواب" مِلتا ہے، جو عاشقانِ رسول اِس سال سفرِ حج کی آس لگائے بیٹھے ہیں وہ بھی اور جن کے پاس حاضریٔ مدینہ کے اَسباب نہیں وہ بھی کوشش کرکے اِن نیک کاموں پر عمل کرکے اپنے وطن میں رہتے ہوئے حج کا ثواب حاصل کرسکتے ہیں مگر یاد رہے! حج کی ادائیگی کچھ اور ہے اور حج کا ثواب مِلنا کچھ اور۔ جس مُسلمان پر حج فرض ہو چکا ہے اُس کو تو فرض حج ادا کرنا ہی ہوگا، بیان کیے جانے والے

نیک اعمال تو اِن فضائل و برکات کو حاصل کرنے کیلئے ہیں، نیز ایک طرح سے یہ ایسے غریبوں، دُکھیاروں، غم کے ماروں کیلئے بہترین تحفہ ہیں جو حج پر جا نہیں پار ہے۔ یوں تو حج پوری زندگی میں صرف ایک ہی بار صاحبِ اِستطاعت مسلمان پر شرائط کے ساتھ فرض ہے۔

﴿1﴾ 75 ہزار فرشتوں کے ذریعے سایہ

شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو شخص مُسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کیلئے جائے اللہ پاک 75 ہزار فرشتوں کے ذریعے اُس پر سایہ فرماتا ہے جو اِس کیلئے دُعا کرتے ہیں، وہ فارغ ہونے تک رحمت میں چُھپا رہتا ہے اور جب فارغ ہوتا ہے تو اللہ پاک اُس کیلئے حج و عمرہ کا ثواب لکھتا ہے۔ (مجمع الزوائد، 8/354، حدیث: 13725)۔

﴿2﴾ ضرورت کے وَقت صَدَقہ کرنا

بہارِ شریعت جلد 1، صفحہ 1216 پر ہے: حاجت کے وقت "صدقہ" (کرنا نفل) حج سے اَفضل ہے۔

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! آج کل بَکثرت افراد حالات کی وجہ سے پریشان ہیں، ہو سکتا ہے آپ کے اَطراف میں طرح طرح کے سفید پوش لوگ بھی رہ رہے ہوں، جو نہ تو پروفیشنل بھکاریوں کی طرح روڈ پر آ کر بھیک مانگتے ہیں اور نہ ہی راشن وغیرہ کی لائن میں لگ کر راشن لیتے ہیں اگر آپ اپنے ہی خاندان، محلے اور شہر میں تلاش کریں تو ایسے ضرورت مند افراد آپ کو مل جائیں گے، ہو سکے تو ایسے افراد کی مدد کے لیے آپ ان کے گھر کا ماہانہ خرچہ باندھ لیں، کسی کا قرضہ اُتار کر یا معاف کر کے اُس کے دِل کو راحت پہنچائیں تو کیا بَعید اللہ پاک کی رَحمت سے آپ کو بھی نفل حج سے بھی زیادہ ثواب عنایت ہو جائے۔

ہر طرف سے بلاؤں نے گھیرا آفتوں نے لگایا ہے ڈیرا
تو ہی اب میرا حاجت رَوا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

﴿3﴾ مقبول حج کا ثواب دِلانے والا کام

اللہ پاک کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”جب اَولاد اپنے ماں باپ کی طرف رَحمت کی نظر کرے تو اللہ پاک اُس کیلئے ہر نظر کے بدلے حجِّ مَبرُور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی: اگرچِہ دن میں سو مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی ہاں، اللہ سب سے بڑا ہے اور اَطْیَب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔“ (شعب الایمان،6/186، حدیث:7856) یقیناً اللہ پاک اُسے 100 مقبول حج کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! یقیناً ماں باپ کا دَرَجہ بَہُت بڑا ہے، اِن کی دُعائیں اَولاد کے حق میں مقبول ہوتی ہیں، بس اِنہیں خوش رکھئے، خوب خدمت کر کے اِن کی دُعائیں لیجئے۔ اِن کی خوشی ایمان کی سلامتی اور اِن کی ناراضی ایمان کی بربادی کا باعِث ہو سکتی ہے۔ ماں باپ کا فرماں بردار سدا پَھلا پھولا اور شاد و آباد رَہتا ہے، دُنیا میں جہاں کہیں رہے اپنے ماں باپ کی دُعاؤں کا فیض اُٹھاتا ہے۔

مشغول جو رہتا ہے، ماں باپ کی خدمت میں اللہ کی رحمت سے، جاتا ہے وہ جنّت میں
ماں باپ کو اِیذا جو، دیتا ہے شَرارت سے جاتا ہے وہ دوزخ میں، اعمال کی شامَت سے

ماں کو تنہا چھوڑ دینے والے کی عِبرتناک موت

ایک شخص کی ماں سخت بیمار، موت کے بچھونے پر پَڑی تھی، اِس کے باوُجود نالائق بیٹے نے اُس کے ساتھ بدتمیزی کی اور بے چاری کو تنہا چھوڑ دیا اور وہ غریب اِسی حالتِ تنہائی میں انتِقال کر گئی۔ وَقت گزرتا گیا۔ 30 سال بعد اُس ”نالائق بیٹے“ کو دَست (یعنی موشن) لگ گئے اور نہایت کمزور ہو گیا۔ ہاتھوں کا کِیا یوں سامنے آیا کہ رو رو کر کہتا سُنا گیا: ”میرے

تین بیٹے ہیں مگر میری بِالکل پَرواہ نہیں کرتے، میں کئی روز سے بیمار پڑا ہوں مگر ایک بار بھی مِلنے نہیں آئے۔" آخِر کار وہ اپنی ماں کی طرح رات کو اکیلا مَر گیا۔ صُبح محلّے والوں نے دیکھا کہ اَکیلی لاش پر چِیونٹیاں اِکٹّھی ہوچکی تھیں اور اُس کو کاٹ رہی تھیں۔(نیکی کی دعوت، ص434)

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اس میں خَسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش، ص713)

واقعی وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جو ماں باپ کو خوش رکھتا ہے اور جو بد نصیب ماں باپ کو ناراض کرتا ہے اُس کیلئے بربادی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ماں باپ کو ستانے والا دُنیا میں بھی سزا پاتا ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: اللہ پاک چاہے توسب گُناہوں کی سزا قِیامت کیلئے اُٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پُہنچاتا ہے۔

(مستدرک، 5/216، حدیث:7345)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! میرا آپ کو ہمدردانہ مشورہ ہے: اگر آپ کے ماں باپ یا اِن میں سے کوئی ایک ناراض ہے تو فوراً سے پیشتر ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر اور رو رو کر مُعافی تَلافی کی ترکیب فرمالیجئے، اُن کے جائز مُطالَبات پورے کر دیجئے کہ اِسی میں دونوں جہانوں کی بھلائی ہے۔ وہ کس قدر بد نصیب ہے جس کے ماں باپ ناراضی کی حالت میں فوت ہوگئے ہوں، اُس کو چاہئے کہ اب اُن کیلئے بکثرت دُعائے مغفِرت کرے کہ مَرنے والے کے لیے سب سے بڑا تحفہ دُعائے مغفِرت ہے اور اُن کے لیے خوب خوب اِیصالِ ثواب بھی کرے۔ اَولاد کی طرف سے مُسَلسَل نیکیوں کے تحائِف(Gifts) پہنچیں گے تو اُمّید ہے کہ مَرحُوم والِدَین راضی ہوجائیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرمایا: "کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتِقال ہوگیا اور یہ اُن کی نافرمانی کرتا تھا، اَب اُن کے لیے ہمیشہ استِغفار کرتا رہتا ہے،

یہاں تک کہ اللہ اُس کو نیکو کار لکھ دیتا ہے۔“ (شعب الایمان، 6/202، حدیث:7902)

ہو سکے تو مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل وغیرہ حَسبِ توفیق لیکر بہ نیّتِ ایصالِ ثواب تقسیم کیجئے، اگر ایصالِ ثواب کیلئے والِدَین وغیرہ کے نام اور اپنا پتا رسالے یا کتاب پر چھپوانا چاہیں تو مکتبۃُ المدینہ سے رابطہ فرمائیے۔ (والدین کی خدمت کے بارے میں مزید معلومات کیلئے اَمیرِ اہلِ سنت کا رِسالہ ”سمندری گنبد“ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ مَقبول حج کا ثواب

اے عاشقانِ رسول! جس کے والدین یا دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو گیا تو ہو سکتا ہے اُس کے دِل میں آئے کہ اَب میں کیسے حج کا ثواب حاصل کر سکتا ہوں تو سُنئے وہ بھی مقبول حج کا ثواب حاصل کر سکتا ہے چنانچہ تاجدارِ مدینۂ منوَّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرَّمہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو ثواب کی نیت سے اپنے والِدَین دونوں یا ایک کی قبر کی زیارت کرے، مقبول حج کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت اُن کی قبر کی زیارت کرتا ہو، فرشتے اُس کی قبر کی (یعنی جب یہ فوت ہو گا) زِیارت کو آئیں۔ (نوادر الاصول، 1/150، حدیث:98)

جن کے والِدَین یا ان میں سے کوئی ایک فوت ہو گیا ہو تو ان کو چاہئے کہ (مرحوم والدین) کی طرف سے غفلت نہ کریں، اُن کی قبروں پر حاضِری بھی دیتے رہیں اور ایصالِ ثواب بھی کرتے رہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ حَج کا ثواب پانے کا ایک اور عمل

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو طَہارت (یعنی وُضو یا غسل) کر کے

اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اُس کا اَجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے مُحْرِم (یعنی اِحرام باندھنے والے) کا اور جو چاشت کے لیے نکلا اُس کا اَجر عمرہ کرنے والے کی مِثْل ہے اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لَغْوِیات نہ ہوں، عِلّیّیْن میں لکھی جاتی ہے (یعنی دَرَجۂ قَبول کو پہنچتی ہے)۔ (ابوداؤد، 1/231، حدیث:558) (بہارِ شریعت، 1/438، حصہ:3)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (جو طہارت (یعنی وُضو یا غسل) کرکے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اُس کا اَجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے مُحْرِم (یعنی اِحرام باندھنے والے) کا) کے تحت "مراٰۃ المناجیح" جلد 1 صفحہ 449 پر فرماتے ہیں: کیونکہ حاجی کعبہ میں جاتا ہے اور یہ مسجد میں، یہ دونوں اللہ کے گھر ہیں۔ حاجی حج کا اِحرام باندھتا ہے اور یہ نماز کی نیت سے گھر سے نکلتا ہے۔ اور جیسے کہ حج خاص تاریخوں میں ہوتا ہے مگر حاجی گھر سے نکلنے سے لوٹنے تک ہر وَقت اجر پاتا ہے ایسے ہی نماز کی جماعت اگرچہ خاص وقت میں ہوگی مگر نمازی کے نکلنے سے لوٹنے تک اللہ کی رحمت میں ہی رہتا ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: خیال رہے کہ نمازِ چاشت اور دیگر نوافِل اگرچہ گھر میں افضل ہیں لیکن اگر گھر کے مَشاغِل بچّوں کے شور کی وجہ سے مسجد میں پڑھے تو بھی بہتر، یہاں یہی مراد ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، 1/449)

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نَمازیں — اللہ! عبادت میں مِرے دل کو لگا دے
پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سَدا مَیں — اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے
اُستاد ہوں، ماں باپ ہوں، عطّاؔر بھی ہو ساتھ — یُوں حج کو چلیں اور مدینہ بھی دکھا دے

(وسائل بخشش، ص114، 115)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ علمِ دِین حاصل کرنے کی فضیلت

اللہ پاک کے رَسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو صُبح کو مسجد کی طرف بَھلائی سِیکھنے یا سِکھانے کے اِرادے سے چلے گا اُسے کامل حج کرنے والے کا ثواب ملے گا۔
(معجم کبیر، 8/94، حدیث: 7473)

سُبْحٰنَ اللہ! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "فجر کے بعد تفسیر سننے سنانے کا حلقہ" لگانا بھی ہے جس میں قرآنِ کریم کی تفسیر، درسِ فیضانِ سُنّت اور سلسلۂ عالیہ قادریہ رَضَوِیّہ عطّارِیّہ کے بزرگوں کے وَسیلے سے دُعا کرنا یعنی شجرہ پڑھنا بھی شامل ہے۔ رِضائے الٰہی کے حصول کیلئے، علمِ دین سِیکھنے یا سِکھانے کیلئے اِس مدنی حلقے کو لگانے یا اِس میں شرکت کرنے کی جو عاشقانِ رسول سعادت پائیں گے اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ اُن کو پورے حج کرنے والے کا ثواب عنایت ہو۔ (دُعائے عطّار سُنئے اور دینی کام کرتے رہئے:)

جو دے روز دو "درسِ فیضانِ سنّت" میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ
جو نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائے میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ
یہ عطّاؔر مکّے سے زندہ سلامت تڑپتا ہوا کاش آئے مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

﴿7﴾ سورۂ یٰسین شریف کی برکت

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ایک نہیں بیس حج کا ثواب حاصل کرنے والا نیک عمل سُنئے اور اِس پر عمل کرنے کیلئے تیار ہو جائیے، چنانچہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُّ المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

جس نے سورۂ یٰسین کی تلاوت کی اُس کے لئے 20 حج کا ثواب ہے اور جس نے اِسے لکھ کر پیا تو اُس کے پیٹ میں ہزار یقین اور ہزار رَحمتیں داخل کی جائیں گی اور اُس سے ہر طرح کا کھوٹ اور بیماری نکل جائے گی۔ (حلیۃ الاولیاء،7/154،حدیث:9989)

الٰہی خوب دیدے شوق قرآں کی تِلاوت کا شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

دُنیا و آخِرت کی بھلائی

سردارِ مکّۂ مکرّمہ، سرکارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تَورات میں سورۂ یٰسین کا نام مُعِمَّہ ہے، کیونکہ یہ اپنی تلاوت کرنے والے کو دُنیا و آخِرت کی بھلائی عطا کرتی ہے، یہ دُنیا و آخرت کی بَلائیں دُور کرتی ہے اور آخِرت کی ہولناکیوں سے نَجات بخشتی ہے۔ اور اِس کا نام دَافِعَہ اور قَاضِیَہ بھی ہے کیونکہ یہ اپنی تلاوت کرنے والے سے ہر بُرائی کو دُور کر دیتی ہے اور اُس کی ہر ضرورت پوری کرتی ہے، جس شخص نے اِس کی تلاوت کی یہ اُس کے لئے 20 حج کے برابر ہے اور جس نے اِس کو سُنا اُس کے لئے اللہ پاک کی راہ میں ایک ہزار دینار (یعنی سونے کے سِکّے (Coins)) خرچ کرنے کے برابر ہے اور جس نے اِس کو لکھا پھر اِسے پیا تو اُس کے پیٹ میں ہزار دَوائیں، ہزار نُور، ہزار یقین، ہزار برکتیں اور ہزار رَحمتیں داخل ہوں گی اور اُس سے ہر دھوکا اور بیماری نکال دیتی ہے۔

(شعب الایمان،2/481،حدیث:2465)

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش! خدایا اللہ! تلاوت میں مِرے دل کو لگا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

﴿8﴾ غریبوں کا حج

حضرتِ عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

نے ارشاد فرمایا: اَلْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِيْنِ یعنی ”جمعہ کی نماز مساکین کا حج ہے۔“ اور دوسری روایت میں ہے کہ اَلْجُمُعَةُ حَجُّ الْفُقَرَاءِ یعنی ”جمعہ کی نماز غریبوں کا حج ہے۔“

(جمع الجوامع، 4/184، حدیث: 11108، 11109)

﴿9﴾ ایک حج اور ایک عمرہ

اللہ پاک کے آخری رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بلاشُبہ تمہارے لئے ہر جمعہ کے دن میں ایک حج اور ایک عمرہ موجود ہے لہٰذا جمعہ کی نماز کیلئے جلدی نکلنا حج ہے اور جمعہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز کے لئے انتظار کرنا عمرہ ہے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی، 3/342، حدیث: 5950)

حضرت امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (نمازِ جمعہ کے بعد) عصر کی نماز پڑھنے تک مسجِد ہی میں رہے اور اگر نمازِ مغرب تک ٹھہرے تو اَفضل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جس نے جامع مسجِد میں (جمعہ ادا کرنے کے بعد وَہیں رُک کر) نمازِ عصر پڑھی اُس کیلئے حج کا ثواب ہے اور جس نے (وَہیں رُک کر) مغرب کی نماز پڑھی اس کے لئے حج اور عمرے کا ثواب ہے۔ (احیاء العلوم، 1/249) (جس مسجد میں جمعہ پڑھا جاتا ہے اُس کو ”جامع مسجد“ کہتے ہیں۔) نمازِ جمعہ ادا کرنے کے بعد اَفضل یہ ہے کہ اللہ پاک کا ذِکر کرتے، اُس کی نعمتوں میں غورو فکر کرتے، اِس توفیق پر اُس کا شکر ادا کرتے اور اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے ڈرتے ہوئے گھر کی طرف لوٹے اور غروبِ آفتاب تک اپنے دِل اور زبان کی نگرانی کرے کہ اِس فضیلت والی گھڑی (مغرب سے کچھ دیر قبل دُعا کی قبولیت کی مبارک ساعَت) فوت نہ ہو جائے۔

(احیاء العلوم، 1/249)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ على مُحَمَّد

﴿10﴾ سو حج کا ثواب

اللہ کریم کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کے لیے صبح کو سو بار سُبْحٰنَ اللہ پڑھے اور سو بار شام کو تو اُس کی طرح ہو گا جو سو حج کرے۔
(ترمذی، 5/288، حدیث: 3482)

مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: شروع دِن میں سو بار سُبْحٰنَ اللہ کہے اور شروع رات میں بھی سو بار تو اُسے نفلی سو حجوں کے برابر ثواب ملے گا۔ یہاں صاحبِ مِرقات نے فرمایا کہ تسبیح سے مُراد حضورِ دل (یعنی دِل حاضر کر کے توجہ) کے ساتھ تسبیح پڑھنا ہے اور حج سے مراد وہ حج ہیں جو غفلت سے کئے جائیں۔ مطلب یہ ہے حضورِ قلبی کے ساتھ آسان نیکی غفلت کے مشکل اَعمال سے اَفضل ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ حج کا ثواب مِلنا اور ہے حج کی ادائیگی کچھ اور، یہاں ثواب کا ذکر ہے نہ کہ ادائے حج کا، جیسے اَطِبّا (یعنی ڈاکٹرز) کہتے ہیں کہ ایک گرم کئے ہوئے مُنَقّٰی میں ایک روٹی کی طاقت ہے مگر پیٹ روٹی ہی سے بھرتا ہے، کوئی شخص دو وقت تین تین مُنَقّٰے کھا کر زندگی نہیں گزار سکتا۔ واقعی اِن تسبیحوں میں اتنا ہی ثواب ہے مگر حج ادا کرنے ہی سے ہوں گے۔ جو رَب باجرے کے ایک دانہ سے سات بالیاں دے سکتا ہے جن کے دانے ہماری شمار میں نہیں ہوتے، وہ رَب تسبیحوں پر اِتنا ثواب بھی دے سکتا ہے۔ اِس قسم کے ثوابوں کا وعدہ قرآنِ کریم میں بھی کیا گیا ہے (اور) اِس قسم کی احادیث اور آیتوں کو مُبالَغہ یا جُھوٹ سمجھنا بے دِینی ہے، رب تعالیٰ کی دَین (یعنی عطا فرمانا) ہمارے خیال سے وَراء (یعنی بہت بُلند) ہے اُسے روکنے والا کون ہے۔
(مراٰۃ المناجیح، 3/346)

کر مغفرت مِری تِری رحمت کے سامنے　　میرے گناہ یاخدا ہیں کِس شمار میں

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کی رَحمت پر قربان کہ تھوڑی سی محنت سے اِتنا عظیمُ الشّان ثواب عِنایت فرماتا ہے، کاش! ہم غفلت کے مارے جاگ جائیں اور اللہ پاک کی عبادت کیلئے تیّار ہو جائیں۔

رِیاضت کے یہی دن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہِمّت
جو کچھ کرنا ہے اب کرلو ابھی نُوری جَواں تم ہو
(وسائلِ بخشش، ص160)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿11﴾ زمین و آسمان کی چابیاں

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے پارہ 24 سُورَۃُ الزُّمَر، آیت نمبر 63 کے اِس حصے ﴿لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: "اُسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی کُنجیاں (یعنی چابیاں، Keys)" کی تفسیر مکّی مدنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پوچھی، تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "تم نے مجھ سے جِس شے کے متعلّق پوچھا ہے اِس کے بارے میں تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھا اور اِس کی تفسیر یہ کلمات ہیں: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللهَ الْاَوَّلَ وَالْاٰخِرَ وَالظَّاهِرَ وَالْبَاطِنَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (پھر اِرشاد فرمایا) جو یہ کلمات صبح و شام 10 مرتبہ پڑھے اُسے 6 فضیلتوں سے نوازا جاتا ہے: ﴿1﴾ اُسے شیطان اور اُس کے لشکریوں سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ ﴿2﴾ اُسے ایک قِنطار (ایک مخصوص مقدار) اَجر دیا جاتا ہے۔ ﴿3﴾ جنّت میں اُس کا ایک دَرجہ بڑھا دیا جاتا ہے۔ ﴿4﴾ اللہ پاک اُس کا نکاح حُورِعِین (یعنی بڑی آنکھوں والی حور) سے فرما دیتا ہے۔

﴿5﴾ اُس کے پاس بارہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور ﴿6﴾ اُسے حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ (قوت القلوب، 1/240)

﴿12﴾ رِضائے اِلٰہی کیلئے دوستی

رِضائے الٰہی کے لیے دوستی رکھنے والے دو اَفراد کی آپس میں ملاقات ہوئی تو ایک نے دوسرے سے پوچھا: آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ دوسرے نے کہا: میں اللہ پاک کے حُرمَت (یعنی عظمت) والے گھر (کَعْبَۃُ اللہ شریف) کا حج اور رَسُوْلِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضَۂ پاک کی زِیارت کرکے آرہا ہوں اور آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ پہلے نے بتایا: اپنے ایک بھائی سے ملاقات کرکے آرہا ہوں جس سے میں اللہ پاک کے لیے محبت کرتا ہوں۔ دوسرا کہنے لگا: کیا آپ مجھے اپنی ملاقات کی فضیلت (اَجر و ثواب) تحفے میں دیتے ہیں تاکہ میں اپنے حج کا ثواب آپ کو تحفے میں دے دوں؟ یہ سُن کر پہلا شخص کچھ دیر کے لیے سوچ میں پڑ گیا۔ اِتنے میں کسی نے غیب سے آواز دی، پُکارنے والا نظر نہیں آرہا تھا مگر اُس کی آواز سُنائی دے رہی تھی، وہ کہہ رہا تھا: اللہ پاک کے لیے مسلمان بھائی سے ملاقات کرنا بارگاہِ الٰہی میں 100 حج سے افضل ہے سوائے حَجَّۃُ الْاِسْلَام (یعنی فرض حج) کے۔ (کتاب النیات، ص64)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

﴿13﴾ ہفتے کے دِن نفل نماز

پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص ہفتے کے دِن چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتِحہ اور تین بار سورۂ اِخْلاص پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد آیۃُ الکُرسی پڑھے تو اللہ پاک ہر حرف کے بدلے اُس کے لئے

ایک حج و عمرے کا ثواب لکھتا، ہر حَرف کے بدلے ایک سال کے روزوں اور رات کے قیام کا ثواب بڑھاتا، ہر حَرف کے بدلے ایک شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور (بروزِ قیامت) وہ انبیا وشُہَدا کے ساتھ عرشِ الٰہی کے سائے میں ہو گا۔" (احیاء العلوم، 1/267۔ قوت القلوب، 1/63)

ہر وقت جہاں سے کہ انہیں دیکھ سکوں میں　　جنّت میں مجھے ایسی جگہ پیارے خدا دے

(وسائل بخشش، ص120)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴾14﴿ مَغرب کی نمازِ باجماعت

خادِمِ نبی حضرتِ اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس نے مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اُس کے لیے مقبول حج و عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا اور وہ ایسا ہے گویا (یعنی جیسے) اُس نے شَبِ قَدر میں قیام کیا۔
(جمع الجوامع، 7/195، حدیث: 22311)

﴾15﴿ ہر بال کے بدلے نیکی

نبیوں کے سُلطان، محبوبِ رحمٰن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نمازِ فجر کے متعلِّق اِرشاد فرمایا: جس نے اچھی طرح وُضو کیا پھر اُس مسجد کی جانب چلا جس میں نماز پڑھی جاتی ہے تو ہر قدم کے بدلے اُسے ایک نیکی مِلتی ہے اور ایک گُناہ مِٹا دیا جاتا ہے جبکہ نیکی کا اَجر دَس گُنا ہوتا ہے اور جب وہ نماز ادا کر کے طلوعِ آفتاب کے وقت واپس لوٹتا ہے تو اُس کے جسم پر موجود ہر ہر بال کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور وہ ایک مَبرُور (یعنی مقبول) حج کا ثواب پاکر لوٹتا ہے لیکن اگر وہ وہیں بیٹھ جائے اور نفل پڑھتا رہے تو اُس کے ہر جلسہ کے بدلے دَس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو نمازِ عشا ادا کرے اُس کے لئے بھی اِتنی نیکیاں لکھی جاتی ہیں لیکن وہ عمرہ اور حجِّ مَبرُور کا ثواب لے کر لوٹتا ہے۔ (قوت القلوب، 1/181)

﴾16﴿ حجِّ مَبرُور

رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُون رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: اے عثمان! جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے پھر طلوعِ آفتاب تک اللہ پاک کا ذِکر کرتا رہے اس کے لیے حجِ مبرور اور مقبول عمرہ کا ثواب ہے۔

(شعب الایمان، 7/138، حدیث: 9762)

﴾17﴿ حج و عمرے کا ثواب دِلانے والا ایک اور عمل

(ایک اور حدیثِ پاک میں ہے:) جو فجر کی نماز باجماعت ادا کر کے ذکرُ اللہ کرتا رہے یہاں تک کہ آفتاب بُلند ہو جائے پھر دو رکعت (نمازِ اِشراق) پڑھے تو اسے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی، 2/100، حدیث: 586)

اے عاشقانِ رسول! ایک بار پھر یہ مدنی پھول سُن لیجئے کہ حج و عُمرے کا ثواب مِلنا اور ہے اِن کا ادا ہونا کچھ اور لہٰذا اِس کا مطلب یہ نہیں کہ مسلمان حج چھوڑ دیں صرف اشراق پڑھ لیا کریں۔ مزید اِس حدیثِ پاک میں "مبرور حج" کا تذکرہ ہے۔

چنانچہ حضرتِ علامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "حجِّ مبرور" کا معنیٰ ہے: حجِ مقبول یا وہ حج جس میں کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ (التیسیر بشرح جامع صغیر، 2/158)

خدا حجِ مبرور کی دے سعادت | مدینے کی کرتا رہوں میں زیارت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

﴾18﴿ دو حج اور دو عمروں کا ثواب

جس نے رَمَضانُ الْمُبارَک میں دَس دِن کا اِعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔ (شعب الایمان، 3/425، حدیث: 3966) جبکہ عظیم تابعی بزرگ حضرتِ حَسَن بصری

رحمۃُ اللہِ علیہ سے منقول ہے: مُعتَکِف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

(شعب الایمان، 3/425، حدیث:3968)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس نیک کام کی نیت سچے دِل سے کرلی جائے اور پھر کسی وجہ سے وہ عمل نہ بھی ہو تو اللہ پاک اُس نیت کا ثواب عطا فرما دیتا ہے، آیئے! ہم ابھی سے نیت کرلیتے ہیں کہ اِن شاءَ اللہ آئندہ سال پورے ماہِ رمضان المبارک کا ورنہ کم از کم آخری دس دِنوں کا اعتکاف کریں گے۔ بلکہ ہو سکے تو دوسروں کو بھی ترغیب دِلا کر اِس کیلئے تیار کیجئے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو　　دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
دیکھو مکّے مدینے کے تم صبح و شام　　دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
مان بھی جاؤ عطّار کی اِلتجا　　دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش، ص644، 645)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿19﴾ مسجد نبوی شریف میں نماز پڑھنے کے ارادے سے چلنے کا ثواب

جو وُضو کرکے مسجدِ نبوی شریف میں نماز پڑھنے کے ارادے سے چلے اُسے حج کا ثواب ملتا ہے چنانچہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو شخص وُضو کرکے میری مسجِد میں نَماز پڑھنے کے اِرادے سے نکلے یہ اُس کے لئے ایک حج کے برابر ہے۔“

(شعب الایمان، 3/499، حدیث:4191)

داغِ فُرقتِ طَیبہ قَلب مُضمَحِل جاتا　　کاش گنبدِ خضرا دیکھنے کو مِل جاتا
دِل پہ جب کِرن پڑتی سبز سبز گُنبد کی　　اُس کی سبز رَنگت سے باغ بَن کے کِھل جاتا
موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں　　موت سے گلے مِل کر زندگی میں مِل جاتا
خُلد زارِ طیبہ کا اِس طرح سفر ہوتا　　پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دِل جاتا
اُن کے دَر پہ اختر کی حسرتیں ہوئیں پوری　　سائلِ درِ اَقدس کیسے مُنفعِل جاتا

﴿20﴾ مُسلمان کا دِل خوش کرنا

سلسلۂ عطاریہ قادریہ کے عظیم بُزرگ حضرت ابو بکر کَتّانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرت سَری سَقَطِی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ چُوری (ایک لذیذ کھانا) لے کر آئے اور آدھی دوسرے پیالے میں ڈالنے لگے، میں نے عرض کی: ”یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں تو اِسے ایک مرتبہ میں ہی کھا جاؤں گا۔“ حضرت سَری سَقَطِی رحمۃُ اللہِ علیہ مسکرا دیئے اور فرمایا: ”یہ (یعنی مسلمان بھائی کے دل میں خوشی داخل کرنا) تیرے لئے (نفلی) حج سے افضل ہے۔“
(احیاء العلوم، 15/2)

حضرتِ بِشر حافی رحمۃُ اللہِ علیہ کا قول ہے: کسی مسلمان کا دل خوش کرنا 100 (نفلی) حج سے بہتر ہے۔ (کیمیائے سعادت، 751/2)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رِضا کیلئے مُسلمان کا دِل خوش کیجئے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمایئے، البتّہ یہ یادرہے کہ اگر خدانخواستہ کسی کا دِل گناہ کرنے یا مَعاذَ اللہ! اللہ پاک کی نافرمانی کرنے سے خوش ہوتا ہے تو ایسے کاموں میں کسی کی بات نہیں مانی جائے گی کیونکہ اللہ پاک کی نافرمانی میں کسی کی اِطاعت جائز نہیں۔

دعوتِ اسلامی کے پیارے پیارے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، باعَمل عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کرنے سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا اور ہر ماہ پابندی سے قافلوں میں سفر کیجئے کہ اِس سے بے شمار سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی اور بیان کئے گئے نیک کاموں پر عمل کرنے کا بھی موقع و جذبہ نصیب ہو گا۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو ۔۔۔ سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
ہے نبی کی نظر قافلے والوں پر ۔۔۔ پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ص669، 671)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد